

کرامتِ عنایت، محی الدین عبد الباقی اور
محبوب جانی شہباز لاہور کا مشترک غوثِ ام جلالی



۱۲۳۲ھ — ولادت — ۱۸۲۷ء
۱۳۰۷ھ — وفات — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شہرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

کرامت منیاں، محی الدین عبد الباقی اور
محبوب بجائی شہباز الہی کا تشریح غوث ام جلالی



۱۲۳۲ھ — ولادت — ۱۸۲۷ء
۱۳۰۷ھ — وفات — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق بحق محفوظ ہیں

نام کتاب : گلدستہ کرامات

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سہروردی علیہ الرحمہ

یا پچائے بحیثیت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محبت اللہ ٹوری مدظلہ

شیخ الحدیث دارالعلوم خلیفہ فریدیہ بمیرپور شریف (اڈاکراہ)

تقریب : مولانا محمد خشتا تائش قصوری (مرید کے) لاہور

بھیانوں و معاصرین : مستاذ القریۃ مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد نیراٹوٹی مدظلہ

یا بہتمام : جناب محو احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود شرف قصوری ایم اے

پرچونگ، وزینٹنگ : شیخ عبدالوحید پادی 0301-4735853
پاکستان

بار اول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ / 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مرید کے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر = 0345-4680027, 0300-8002585

چنانچہ باستان دس ارشاد ربانی کے محبوب بھائی نے دو گانہ شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اچھا اللہ تعالیٰ
 جعل فی کامی الامام علیہ السلام فی البركة والتمسہ

مناجات از مولف کتاب خفی حکیم

<p>ولا تبت دور تاہم پاک آن محبوب بھائی بیشمت سز کن خاک بر آن سرور عالی ترا صاف حمید شہداء اعجاز نبی کاہر اگر آید گمشدہ شش درش خیک ہا گرو اگر محتاج باشد تاج یا دہ از در حضرت یا ملحق حسن شد احسن الاخلاق در عالم بغیر سرور عالم اگر تو سروری خواہی</p>	<p>کہ از نامش شوی مقبول در درگاہ وزوانی اگر دو جلد و گران در دولت انوار رحمانی میان از چہرہ دہ نوراد پہ نور ربانی اگر حاضر شود مورے کند حال سلیمانی نشیند نگہ او باشد گداز تخت سلطانی بحسن و ظلمت ز میانش یوسف بانی بکن از صدق دل لے بندہ سرور مٹا خانی</p>
--	---

مناقب چہار دہم در بیان اس بات کے کہ بین لڑکیاں ایک عورت کے

بتا شیر علی محبوب بھائی فرزند زینہ ہو گئیں

میرزا صادق در او ایان واثق سے روایت ہے کہ ایک عورت بیچاری منگو جلیک بہاری مرزا علی
 شناس کی تھی حکم کا در سلطان کی شہساز لڑکیاں نے در پائے شکم سے تولد ہوئیں اس سبب سے شوہر بہ گھر
 اس سے نافرمانی دل برداشتہ ہوا اور مسند میں طلاق کا ہو کر عورت سے بولا کہ تیرے شکم میں کس کا
 میں بالکل ایسا ہوں کہ اگر کا پیدائش اس واسطے کہ میں جھگو طلاق دیتا ہوں چرکہ و عورت نکاح
 آن جناب فلکے کتاب کی تھی مستغنیانہ دروازہ عدل انداز کہ آن شہنشاہ و لاجہ پر حاضر ہوئی اور فرمایا
 کی کہ اسے داد رس ہر یکس مجھ پائل میں دلال کی عرض ہے کہ حکم خاق اکبر میرے شکم سے ہے وہی
 بین لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں مجھ بیکتا کا اسمین کیا گناہ ہو کر اس شوہر بہ گھر میرا نافرمانی مجھ بیکس کو
 طلاق دیتا ہے اب اس دروازہ کی دروازہ تھک گیا ہے

غزل من مولف سخی عنہ

کون سے گلاب خیر میری بھلا بن آپ کے	کون بر لہا سے گلاب میری تھا بھلا آپ کے
کشتی غم ڈوبتی ہو در طہ غمین مری	کون اس کشتی کا ہو گا نا خدا بن آپ کے
سے طیب در رندان جہان ہے خیر	درود غم کی کون دیو کا دوایں آپ کے
کون پیغمبر ہو تیرے درجے کا شہ سزا دینا	ہو تیرے کسکو محبوب خدا بن آپ کے
انبیاء سے عید مالی در تب القیاء	کون ہو فرما درں حضرت در بن آپ کے
المدد اسے شاہ درت اسرور ملکیت حقین	کون سن اپا گلاب میری اب صہ بن آپ کے
ڈوبتی ہو کشتی جان سرور سیدل کی تم	کون تھا سے سکو بادست عطا بن آپ کے

ہب حضرت مالی در جیت سے واویلا اور فرما داس فرما دکن کی کشتی تو فرمایا اپا اپنی تیر سے شکر
 کیا ہو گا اور شوہر خیر اپنی محکوم طلاق نہ لگا بلکہ پہلے سے زیادہ تیر شفیق و بار بار میگا عورت سے یہ تقریر خیر
 جناب پیر و گلی کی کشتی تو دل میں خیال کیا کہ ان جناب نے میری اتھاس شکر بھجور انکی دعا ہی نہیں کی
 اور بطور سرسری فرمایا جو کہ اپنی تیر سے بیان کیا ہو گا اتنی بات کہ کہنے سے کیا اثر ہو گی شاید
 حضرت نے یہ حکم میرے دل نیاز منزل کی تسلی کے واسطے فرمایا ہو جناب محبوب الہی و فیاض
 اس عورت خام عقل کا حقائق باطن سے دریافت فرما کر پھر اسکو بھجور اپنے طلب کیا اور ارشاد کیا
 کہ گھر میں جا یعنی تیری لڑکیاں میں اس کے ہو گئے ہیں عورت پر ارشاد شکر نہایت متعجب ہوئی اور
 دوا دواں اپنے گھر میں جو اتنی ڈوب گیا کہ سب لڑکیاں بیٹے ہو گئے ہیں عورت کو انخر اور شوہر گھبرا
 سجدہ شکر اتنی بجالائے اور اپنی مرا کو پہنچے

غزل از مولف سخی عنہ

کوئی ثانی ہو بھلا سے زمین پر آپ کا	نور روشن ہو گیا عرش پر آپ کا
گیا نورانی دل اسکا روشن ہو گیا	برقع رخ پا گیا جسکی جہیت پر آپ کا
دعا ہو ہر اک زبان پر غوث اعظم محمد بن	تام لکھا ہو ہر اک دل کے گمین پر آپ کا